کام کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پژمردگی کے آثار ظاہر تو ہوئے مگر ایک انصاری نے کہدیا یارسول اللہ خوب دیجئے رب العرش مالک ہے تنگدستی کا کیا ڈر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے پر ہنس پڑے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار آشکارا ہوگئے اور فرمایا ہاں مجھے یہی حکم ملا ہے۔ ایک بار ایک سائل کو آدھا وسق غلہ قرض لیکر دلایا۔ قرضخواہ تقاضے کیلئے آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ایک وسق غلہ دیدو آدھا تو قرض کا ہے آدھا ہماری طرف سے حسن سلوک ہے۔ برادرانِ اسلام آنحضورؐ کے ان مبارک اور پاکیزہ اخلاق پر غور کرو اور اپنے اطوار و عادات کا جائزہ لو کیا تم اسی نبی کی امت ہو؟ فداہ ابی وامی

(باقی آئندہ)

شعار اسلام

(۲)

(از مولوی امام الدین صاحب مظفر نگری متعلم دارالحدیث رحمانیہ)

شعار اعتقادی - اسلام نے دنیا میں آکر وہ تمام برے کام جو سالہا سال سے لوگوں میں رائج ہو کر ان کی فطرت بن چکے تھے مٹانے کی کوشش کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا اثر بھی ظاہر ہو گیا لوگوں کے دل اور اعتقاد کو زمانہ جاہلیت کے اثر نے زنگ آلود بنا دیا تھا اس لئے سب سے پہلے اسلام نے ان کے اعتقاد ہی کو درست کیا تاکہ وہ اعتقادی بیماری جو مدت سے ان کی فطرت بن چکی ہے مٹ جائے چنانچہ جہاں توحید اور رسالت پر یقین کرنے کا حکم صادر فرمایا ساتھ ہی ساتھ اس بات کے اقرار کرنے کو بھی واجب قرار دیا کہ وان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ - یعنی فرمایا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں نیز قیامت پر ایمان رکھتے ہوئے تقدیر کی بھلائی اور برائی پر بھی ایمان لائیں اور دل سے یقین کریں۔ اسلام نے پہلا زینہ اس کو قرار دیا کہ لوگ اپنے اعتقاد کو درست کریں پس صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کا مستحق وہی شخص ہوگا جس کا اعتقاد درست ہوگا اور یہی مسلمان ہونے کی اصلی علامت ہے۔

دوم شعار عملی مذہب اسلام نے صرف اعتقادات پر اپنی علامت کو منحصر نہیں کیا بلکہ اس کے ساتھ عمل کی بھی تاکید کی گئی تاکہ اعمال کے ذریعہ ایک مسلمان دوسرے کو پہچان لے اگر صرف اعتقاد پر علامت اسلامی موقوف ہوتی تو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے معلوم کرنے میں بڑی دقت پیش آتی کیونکہ انسان کے اندرونی حالات اس وقت تک معلوم نہیں ہوسکتے جب تک کہ وہ اپنے دل کی کیفیت خود نہ بیان کرے لیکن چونکہ اس کے اندر ایک قسم کی دقت پیش آتی تھی اس واسطے مذہب اسلام نے ایک عملی علامت بھی مقرر کردی اور فرمایا اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ نمازیں پڑھنی۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کو جانا۔ رمضان کے روزے رکھنے

علامات اسلام ہیں توحید اور رسالت کا اقرار لینے کے بعد عملیات میں سب سے پہلے نماز کا ذکر فرمایا کیونکہ جب انسان پانچوں وقت مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے گا تو ایک دوسرے کے حالات سے ضرور ہی خبرگیری ہو گی اسی طرح جب جمعہ اور سال میں دو مرتبہ قرب وجوار کے آدمی عیدگاہ میں جمع ہو کر نماز ادا کریں گے تو کم از کم اس اجتماع کی وجہ سے اتنا تو ضرور معلوم کر لیں گے کہ اس وقت جسقدر مسلمان عبادتِ الٰہی میں مشغول ہیں سب ہمارے مذہبی بھائی ہیں اسی طرح ماہ رمضان میں افطار کے وقت اور اسی طرح حج بیت اللہ میں میدان عرفات ومنیٰ کا مجمع جہاں دنیا کے ہر گوشہ کا آدمی نظر آتا ہے مسلمانوں کے آپس کے تعارف کا بہترین ذریعہ ہے علاوہ ازیں زکوٰۃ وصدقات وخیرات کا حکم صادر فرمایا تاکہ جب مسلمان ان پر عمل پیرا ہوں تو دنیا پر فرزندانِ اسلام کی علامت روشن ہو جائے۔

شعار ظاہری

شعار عملی میں ایک مسلمان دوسرے کو صرف مسجد میں یا کسی کار خیر میں پہچان سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایسی علامات بھی ہوں جن کے ذریعہ سے ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ہر جگہ خواہ مسجد ہو خواہ بازار، خواہ مسلمان مغرب کا رہنے والا ہو یا مشرق کا پہچان سکے اور بلاشبہ ایک دوسرے کے مسلمان ہونے کا یقین ہو جائے اس آسانی کو بہم پہنچانے کیلئے مذہب اسلام نے پر زور الفاظ میں اس بات کا اعلان کیا۔ خالفوا المشرکین اوفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب۔ یعنی مشرکین کا خلاف کرو اس طرح کہ مونچھیں اچھی طرح کٹاؤ اور ڈاڑھی خوب بڑھاؤ یہ ایک ایسی علامت ہے جس سے آدمی فوراً پہچان لیا جاتا ہے کہ آیا مسلم ہے یا غیر مسلم کیونکہ یہ علامت ہر مذہب سے ممتاز کرتی ہے اگر سکھ ڈاڑھی رکھتے ہیں تو ان کی مخالفت مونچھوں کے کٹانے سے ہے کیونکہ وہ اس کو بھی بڑھاتے ہیں۔ ہندوؤں کو دیکھو ان کے یہاں مونچھیں بڑھائی جاتی ہیں اور ڈاڑھی منڈائی جاتی ہیں۔ اسی طرح لباس کے متعلق فرمایا۔ ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اپنے پائجامہ وغیرہ کو ٹخنے سے اوپر رکھنا چاہئے اور ملاقات کے وقت کیلئے فرمایا یسلم الصغیر علی الکبیر والراکب علی الماشی الخ یعنی چھوٹا بڑے کو اور سوار پیادے کو سلام کرے یہ سب علامتیں ایسی ہیں کہ جس سے ایک مسلمان دوسرے کو خواہ وہ ملاقاتی ہو یا نہ ہو ایک آبادی کا رہنے والا ہو یا غیر کا جب یہ علامت اس میں پائے گا فوراً پہچان لے گا اور اس کی خاطر ومدارات میں قواعد اسلامی کے ماتحت پوری کوشش کریگا۔

جس طریقے سے مذہب اسلام نے اپنے ماننے والوں کی علامات بیان کی ہیں دیگر مذاہب ایسی نشانی پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ مذہب اسلام نے اگر ایک طرف باطنی علامات پر روشنی ڈالی ہے تو دوسری جانب ظاہری نشانات بھی بیان کئے ہیں تاکہ مسلمانوں کو کسی کے پہچاننے میں دقت واقع نہ ہو اور تمام مسلمان آپس میں ملے جلے رہیں اور آپس میں اتفاق قائم رہے جس سے مخالفین مغلوب رہیں فقط

حادثہ

انتہائی رنج وافسوس کے ساتھ اطلاع دیجاتی ہے کہ مہتمم صاحب مدرسہ رحمانیہ کی بھتیجی حاجی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی صاحبزادی کا ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے اور ان کے متعلقین وپسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ناظرین جنازہ غائب پڑھیں۔